صاحبِ نصاب نابالغ بچے پر قربانی کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Book-156

تاریخ اجراء: 02ذوالحجۃ الحرام1435ھ/28ستمبر2014ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا بیٹا جو چھ سال کا ہے، ہم نے عرصہ چار ماہ قبل اس کے لیے تقریباً نو تولے سونے کا سیٹ یہ سوچ کر بنوایا تھا، کہ جب اس کی شادی کریں گے، اُس وقت ضرورت ہوئی، تو بیچ کر رقم استعمال کر لیں گے اور ضرورت پیش نہ آئی تو یہی زیور آنے والی بہو کو ڈال دیں گے اور اِن دنوں میں مَیں بھی مالک نصاب ہوں اور مجھ پر قربانی واجب ہو گی، آیا اپنی قربانی کے ساتھ مجھے اپنے بیٹے کی طرف سے بھی قربانی کرنی ہو گی (جبکہ وہ تقریباً نو تولے زیور کا مالک ہے)، براہ کرم رہنمائی کی جائے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں نہ آپ کے بیٹے پر قربانی واجب ہے اور نہ ہی اُس کی طرف سے آپ پر، کیونکہ آپ کا (چھ سالہ) بیٹا نابالغ ہے اور قربانی نابالغ پر واجب نہیں اور نہ ہی اُس کی طرف سے اُس کے والد پر واجب ہے۔ ہاں! اگر اُس کی طرف سے اپنے مال سے کریں، تو افضل ہے اور ثواب کے مستحق ہوں گے۔

تنویر الابصار اور در مختار میں ہے: ”(فتجب علی حر مسلم مقیم موسر عن نفسه لا عن طفله) علی الظاھر“ ترجمہ: (پس آزاد، مسلمان، مقیم، خوشحال پر اپنی طرف سے (قربانی) واجب ہے، نہ کہ اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے) ظاہر الروایہ کے مطابق۔“

اس کے تحت علامہ ابن عابدین شامی دمشقی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (متوفی 1252ھ) رد المحتار میں فرماتے ہیں: ”(قوله لا عن طفله) ای من مال الاب، (قوله علی الظاھر) قال فی الخانیة: ”فی ظاھر الروایة انه یستحب و لا یجب۔۔ والفتوی علی ظاھر الروایة“ ترجمہ: (اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے) باپ کو اپنے مال سے قربانی کرنا واجب نہیں، (ظاہر الروایہ کے مطابق) خانیہ میں ہے: ”ظاہر الروایہ کے مطابق بچے کی طرف سے

قربانی کرنا مستحب ہے، واجب نہیں،۔۔اور فتوی ظاہر الروایہ پر ہے۔(ردالمحتار علی الدرمختار مع تنویر الابصار، کتاب الاضحیہ، جلد9، صفحہ524، مطبوعہ پشاور)

علامہ علاؤالدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی الحنفی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (متوفی 587ھ) بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں: "ذکر القاضی فی شرحہ مختصر الطحاوی: "انھا لا تجب فی ظاھر الروایۃ، ولکن الافضل ان یفعل ذلک" **ترجمہ: امام قاضی نے اپنی شرح مختصر الطحاوی میں ذکر کیا کہ ظاہر الروایہ کے مطابق (باپ پر اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے قربانی) واجب نہیں، لیکن افضل یہ ہے کہ وہ قربانی کرے۔**(بدائع الصنائع، کتاب التضحیہ، فصل فی شرائط الوجوب فی الاضحیہ، جلد4، صفحہ197، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن (متوفی 1340ھ) فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں:

"نابالغ اگرچہ کسی قدر مالدار ہو، نہ اس پر قربانی ہے، نہ اس کی طرف سے اس کے باپ وغیرہ پر۔"(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ369، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net